REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❖ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ❖ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO P. GDP - 3

جلد ۲۶

شمارہ ۳۶

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۹۷ ہجری | ۸ تبوک ۱۳۵۶ ہجری شمسی | ۸ ستمبر ۱۹۷۷ عیسوی

اَخبارِ اَحمدیّہ

قادیان ۵ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ تبوک (ستمبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ❖

○

لاکھوں مقدس انسانوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن کریم کی اتباع سے برکاتِ الٰہی نازل ہوتی ہیں

راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے

(ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں۔ اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام اُن کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے ...... اور ایک لذیذ محبّتِ الٰہی جو لذّتِ وصال سے پرورش یاب ہے اُن کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجود کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو اُن کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اور کچھ بھی نہیں۔ دُنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دُور تر و بلند تر ہیں خدا کے معاملات اُن سے خارقِ عادت ہیں۔ اُنہیں پر یہ ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ اُنہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ جب وہ دُعا کرتے ہیں تو وہ ان کو سُنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و جسمانی و روحانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر ایک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور وہ ان کا ہے" (سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۳۱)

"قرآنی تاثیریں خارق عادت ہیں کیونکہ کوئی دنیا میں بطور نظیر نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی۔ کون اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیلی و اصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی"۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵ و ۲۶ حاشیہ)

"قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیت کا پاتے ہیں اور اُن کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالیٰ اپنی کلامِ لذیذ اور پُر رعب کے ذریعہ سے اُن کو اطلاع دیتا ہے اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے اور تائید کے طور پر اپنے غیب خاص پر اُن کو مطلع فرماتا ہے"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۹ حاشیہ)

"راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے اور جب کبھی کسی حالتِ جدیدہ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے تو وہ تیز ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے قرآن کریم ہی ہے۔ ایسا ہی جب کہیں فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر شائع ہوتے رہے تو اس خبیث پودہ کی بیخ کنی آخر قرآن کریم ہی نے کی اور ایسا ہی اس کو حقیر اور ذلیل کر کے دکھلا دیا کہ ناظرین کے آگے آئینہ رکھ دیا کہ سچا فلسفہ یہ ہے نہ وہ۔ حال کے زمانہ میں بھی جب اوّل عیسائی واعظوں نے سر اُٹھایا اور بدفہم اور نادان لوگوں کو توحید سے کھینچ کر ایک بندہ کا پرستار بنانا چاہا ... آخر قرآن کریم ہی تھا جس نے انہیں پسپا کر دیا کہ اب وہ لوگ کسی باخبر آدمی کو منہ بھی نہیں دکھلا سکتے اور اُن کے لمبے چوڑے عذرات کو یوں الگ کر کے رکھ دیا جس طرح کوئی کاغذ کا تختہ لپیٹے۔ قرآن کریم نے ان کے ایک بڑے بھاری عقیدہ کو جو کفّارہ کا عقیدہ تھا مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ کا ثبوت دے کر معدوم کر دیا"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۸)

"قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلامِ الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہے۔ ... اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۸)

"وَجَاءَ بِقُرْاٰنٍ مَجِیْدٍ مُکَمَّلٍ ❖ مُنِیْرٍ فَنَوَّرَ عَالَمًا وَیُنَوِّرُ
وَفِیْہِ رَاَیْنَا بَیِّنَاتٍ مِّنَ الْھُدٰی ❖ وَفِیْہِ وَجَدْنَا مَا یَلِیْقُ وَیَبْھَرُ" (کراماتُ الصّادقین صفحہ ۱۱)

ترجمہ:- رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید لائے ہیں جو اکمل ہے۔ نور بخش ہے۔ اس نے دنیا کو منور کیا ہے اور کرتا بھی ہے۔ اس میں ہم نے ہدایت کے کھلے نشان دیکھے ہیں اور ہم نے اس میں وہ باتیں پائی ہیں۔ جو ہلاکت سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اور بصیرت بخش ہیں ❖

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان ❖

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ رتبوک ۱۳۵۶ ہش

مجددین کی بعثت اور امام مہدی کا ظہور

سورت ابراہیم میں پاک کلام کی ایسے شجرۂ طیبہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جو ہر موسم پر پھل دیتا ہے۔ نیز قرآن مجید تمام دیگر کتب سماویہ میں سے واحد آسمانی کتاب ہے جو کلام اللہ بھی ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ خدا نے خود لے رکھا ہے۔ لفظی بھی اور معنوی بھی۔ قرآن کریم کی لفظی حفاظت اُمت کے لاکھوں لاکھ حفاظ کے ذریعہ ہو رہی ہے جو نسلاً بعد نسل اس پاک کلام کو اپنے سینوں میں جزوی یا کلی طور پر محفوظ رکھتے چلے آرہے ہیں۔

جہاں تک قرآن کریم کی معنوی حفاظت کا تعلق ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں بعد نزولِ قرآن وقتاً بعد وقتٍ رُوحانی وجودوں کو کھڑا کرتا چلا آرہا ہے۔ جن کے ذریعہ سے تجدید دین کا کام ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں آئیے مشکوٰۃ شریف کتاب الرقاع کے آخر میں مذکور ایک لمبی حدیث پر کسی قدر تفصیلی نظر کریں جسے حضرت حذیفہؓ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت پر پانچ قسم کے یکے بعد دیگرے آنے والے دوروں کا ذکر بطور پیشگوئی فرمایا ہے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں۔ قَالَ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوّۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکونَ ثمّ یرفعہا اللہُ تعالیٰ ثمّ تکونُ الخلافۃ علی منہاج النبوّۃ ما شاء اللہ ان تکون ثمَّ یرفعہا اللہُ تعالیٰ۔ ثمَّ تکونُ مُلکًا عاضًا فتکونُ ما شاء اللہُ ان تکونَ ثم یرفعہا اللہُ تعالیٰ۔ ثمَّ تکونُ ملکًا جبریّۃً فتکون ما شاء اللہُ ان تکون ثمّ یرفعہا اللہُ تعالیٰ۔ ثمّ تکونُ خلافۃ علی منہاج نبوّۃٍ ثم سَکَتَ"

(مشکوٰۃ مجتبائی ص۴۶۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو! خدا کی مشیّت تک تم میں نبوّت رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا لے گا (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبعی زندگی پوری ہو جانے پر حضور کا وصال ہو جائے گا۔) اس کے بعد تم میں جب تک خدا کو منظور ہے خلافت علی منہاج النبوۃ چلے گی اس کا مقدر دَور پورا ہو جانے پر اسے بھی اللہ تعالیٰ اُٹھا لے گا۔ پھر جب تک مشیّتِ الٰہی تقاضا کرے گی ایسی ملوکیت کا دَور چلے گا۔ جو ایک دوسرے کو کاٹنے والا ہوگا۔ تب خدا اسے بھی اُٹھا لے گا تو خدا کی مشیّت کے مطابق اس کے بعد ملک جبریہ کا دَور چلے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اُٹھا لے گا تب خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی"۔ راوی کہتے ہیں کہ "ثمّ سکت" کہ پھر حضورؐ نے سکوت فرمایا۔ یعنی پہلے تو ہر دَور کا ذکر کر کے حضور فرماتے ہیں کہ ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ اللہ اسے اُٹھا لے گا۔ لیکن اس آخری مرحلہ پر حضور نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ حضور خاموش ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ حضورؐ کا یہ سکوت بلاوجہ نہیں اس سکوت میں بڑے ہی لطیف پیرائے میں واضح فرمایا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کے لئے دوسری بار قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوّت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ بلکہ دائمی طور پر چلتا چلا جائے گا۔

اور یہ بات تو بختہ دلائل سے ثابت شدہ ہے کہ دوسری بار قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت امام مہدی اور مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ قائم ہونی مقدر ہے اور آثار کے مطابق امام مہدی کی بعثت کا زمانہ چودھویں صدی کا آغاز بنتا ہے۔

اس جگہ ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ دوسری روایات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قائم ہونے والی خلافتِ راشدہ کا زمانہ تیس سال بتایا گیا ہے۔ اس مدت میں اگر ہجرت کے بعد دس سال وہ بھی ملا دئے جائیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کے ہیں تو یہ کل ۴۰ سال بنتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ ہجرت کے پہلے دس سال حضور خود پھر تیس سال یکے بعد دیگرے حضرات خلفاء راشدین امتِ مسلمہ میں روحانی پاسبان کے طور پر رہے اس کے بعد ملوکیت کا دور شروع ہوا جو مسیح موعود کی بعثت تک بیان ہوا۔ جو تیری صدی کے آخر تک سمجھا گیا۔ اب یہ درمیانی زمانہ جو کم و بیش ۱۲۵۰ سالوں پر پھیلا ہوا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس لمبے وقت میں وہ کونسا ایسا انتظام تھا۔ جس کے تحت قرآن کریم کی معنوی حفاظت یا بلفظ دیگر مسلمانوں میں زندہ روحانی نائبر کو مشاہدہ کیا جا سکے کیا یہ لمبا زمانہ مسلمانوں میں زندہ روحانی قائدین کے بغیر ہی گذرا؟ اس کا جواب ہے کہ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس درمیانی لمبے تاریکی کے دَور میں خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے مجددین کے ذریعہ انوار روحانیہ کو قائم رکھا جیسا کہ ابو داؤد کی حسب ذیل حدیث میں اس کی طرف صاف لفظوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

اِنّ اللّٰہ یبعث لِھٰذہ الاُمّۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃٍ من یجدّد لھا دینھا

(ابو داؤد بحوالہ مشکوٰۃ مجتبائی ص۳۶)

کہ اللہ تعالیٰ اس اُمّت کی روحانی نگرانی کے لئے ہر صدی پر ایسے وجود بھیجتا رہے گا۔ جو تجدید دین کرتے رہیں گے۔ چنانچہ ہجرت کی پہلی صدی کے لوگ تو براہ راست حضور پُر نور اور خلفاء راشدین کے انوار سے منور ہونے کی سعادت پاتے رہے اور جب پہلی صدی بیت گئی۔ اور دوسری کا آغاز ہوا تو حسب وعدہ خدا تعالیٰ نے پہلے مجدد کو کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد تیسری صدی کے آغاز میں دوسرے نمبر کے مجددین مبعوث ہوئے اس طرح ہوتے ہوتے تیرھویں صدی تک بارہ مجدد مبعوث ہوئے (واضح رہے کہ گیارھویں صدی کے مجدد تو خود ہمارے پنجاب کی سرزمین میں بمقام سرہند شریف گزرے ہیں جنہیں مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے)

اس جگہ پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دوسری صدی سے تیرھویں صدی تک آنے والے مجددین کا دائرہ تجدید چونکہ محدود علاقوں تک رہا یہی وجہ ہے کہ ایک صدی میں ایک سے زائد بزرگان مختلف جگہوں پر تجدید دین کا کام سرانجام دیتے رہے اس کی تفصیل ان کتب کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے جن میں مجددین کی فہرست دی گئی ہے

تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا آغاز ایسے پُر آشوب زمانہ میں ہوا جبکہ دجالی فتنے اپنی پوری فتنہ سامانیوں کے ساتھ ظاہر ہونے لگے اور یاجوج ماجوج کھول دئے گئے انہوں نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر ایک بار پھر ظھر الفساد فی البرّ والبحر کا منظر پیش کر دیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود مبعوث ہوئے۔ جو ایک طرف چودھویں صدی کے مجدد بھی قرار پائے تو ساتھ ہی حضورؐ کی نیابت میں مجدد ہفتم ہزار بھی ہوئے۔ امام مہدی کی بعثت سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام شروع ہو گیا اور بموجب ارشاد نبوی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ بھی چل پڑا تو خلیفۂ وقت کی ذات میں مسلمانوں کو روحانی قیادت بھی میسّر آگئی۔ اندریں حالات مسیح موعود و مہدی معہود کے بعد کسی علیحدہ مجدد کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی مسیح موعود کی بعثت سے قبل مجددین کی آمد کا سلسلہ تو اس روحانی خلاء کو پُر کرنے کے لئے جاری ہوا تھا جو دَور ملوکیت کے سبب پیدا ہو رہا تھا مگر جب خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گئی تو کسی طرح کا روحانی خلا باقی نہ رہا جسے کسی مجدد نے آکر پُر کرنا ہو۔

ہمارے اس استدلال کی تائید حضرت امام جلال الدین سیوطی کے اس بیان سے ہوتی ہے۔ جو حجج الکرامہ ص۱۳۳ میں منقول ہے کہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم ایسی کامل کتاب ہے جو قیامت تک کیلئے بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے نازل کی گئی ہے

کوئی شخص خدا کے عطا کردہ علم کے بغیر محض اپنے علم و فراست سے متشابہ آیات کی تفسیر بیان نہیں کرسکتا

خدا تعالیٰ سے علم حاصل کرنے کیلئے قرآن کریم کے کامل اور ابدی صداقتوں پر مشتمل ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ الخ کی نہایت لطیف تفسیر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم وفا ۱۳۵۶ہش - بمطابق یکم جولائی ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات اور ان کا ترجمہ پڑھ کر سنایا:-

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَيْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝

(آل عمران آیت ۸ و ۹)

ترجمہ:- وہی ہے جس نے تجھ پر ایک کتاب نازل کی ہے جس کی بعض آیتیں تو محکم آیتیں ہیں جو اس کتاب کی جڑ ہیں اور کچھ اور ہیں جو متشابہ ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو فتنہ کی غرض سے اور اس کتاب کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کے لئے ان آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ جو اس کتاب میں سے متشابہ ہیں حالانکہ اس کی تاویل اور تفسیر کو سوائے اللہ کے اور علم میں کامل دستگاہ رکھنے والوں کے کہ جو کہتے ہیں کہ ہم اس کلام میں ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کہتے ہیں کہ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہی ہے کوئی نہیں جانتا اور عقلمندوں کے سوا کوئی بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ اے ہمارے رب تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت کے سامان عطا کر یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

جیسا کہ ہم احمدی جانتے ہیں قرآن کریم کے بے شمار بطون ہیں۔ اور اس وجہ سے

قرآن عظیم کی بڑی شان

ہے۔ میں نے ان آیات میں سے ۹ باتیں منتخب کی ہیں جن کے متعلق میں مختصراً کچھ بیان کروں گا۔ دوست جانتے ہیں کہ گرمی مجھے بہت تکلیف دیتی ہے جب میں گھر سے چلا ہوں تو مجھے شدید سر درد شروع ہو چکی تھی۔ لیکن چونکہ کچھ ناغے پہلے ہی ہو چکے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں آ جاؤں اور اختصار کے ساتھ ان باتوں کو بیان کر دوں۔

جو دو آیات میں نے پڑھی ہیں ان میں سے پہلی کے ساتھ آٹھ باتوں کا تعلق ہے [illegible] پھر آگے دعا ہے۔ پہلی بات جو اس آیت سے ہمیں پتہ لگتی ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ ایک کامل کتاب نازل کی جا رہی ہے اور اس کی دلیل یہ دی کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ بھی ہیں اور اٰيٰتٌ مُتَشٰبِهٰتٌ بھی ہیں اس میں قرآن کریم کے کمال کی دلیل دی گئی ہے ایک تو اس میں ایسی آیات ہیں کہ جو ابدی صداقتوں پر مشتمل ہیں۔ ایسی آیات ہیں کہ ظاہری طور پر ان کے دو معنی نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے ایک ہی معنی ہو سکتے ہیں اور وہ کھلی کھلی صداقتیں ہیں مثلاً خدا تعالیٰ کے متعلق جو قرآن کریم نے کہا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یہ

ایک ابدی صداقت

ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق بنیادی چیز ہے کہ خدا ایک ایسی ہستی ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اب اس کی تاویل نہیں ہو سکتی خدا ایک ہے یہ حقیقت ہے۔ پس اس میں ابدی صداقتیں بھی بیان ہوئی ہیں اور دوسرے اس میں وہ باتیں بھی بیان ہوئی ہیں جن کے ان ابدی صداقتوں کی روشنی میں مختلف معانی ہو سکتے ہیں۔ بہت سے صحیح معانی ہیں جن کے اوپر ابدی صداقتوں کی روشنی پڑتی ہے اور وہ ان کو منور کر رہی ہے۔ ایک معنی بھی درست اور دوسرا بھی درست اور تیسرا بھی درست اور ہزاروں بھی درست اور شاید لاکھوں بھی درست کیونکہ خدا تعالیٰ کے جلوے بے شمار ہیں اور یہ اسی کا کلام ہے اس کے اندر بھی اس کے بے شمار جلوے چھپے ہوئے ہیں اور بے شمار اسرار روحانی اس کے اندر پائے جاتے ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں۔

اسی طرح پیشگوئیاں ہیں۔ اگر قرآن کریم ایسا کامل کتاب نہ ہوتی اور اس کا تعلق قیامت تک پیدا ہونے والے انسان سے نہ ہوتا تو اس میں ایسی پیشگوئیاں بھی نہ ہوتیں جن کا تعلق قیامت تک کے انسان سے ہے اور جن کا تعلق بعد میں آنے والے انسانوں سے ہے اور جیسا کہ قرآن کریم نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نے اور

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

نے ہمیں بتایا ہے ساری پیشگوئیاں اپنے اندر اخفاء کا پہلو رکھتی ہیں۔ متشابہات کے بھی یہی معنی ہیں اور اس زمانہ کے حالات، چودھویں صدی کے حالات جو پہلی صدیوں سے مختلف ہیں اس زمانہ کے لئے قرآن کریم کی تفسیر ایسی ہے جس کا تعلق اس زمانہ سے ہے۔ لیکن یہ تفسیر ابدی صداقتوں کی روشنی میں ہوگی۔ اور آیات محکمات سے باہر نہیں جا سکتی بلکہ وہ determine کرتی ہیں۔ وہ معیّن کرتی ہیں کہ کونسی تاویل یا تفسیر

کسی آیت کی درست ہے اور کوئی نہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک کامل کتاب ہے جو نوع انسانی کو دی گئی ہے اور ہمیشہ کے لئے ان کی راہنمائی کریگی۔ کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ ہمیں قرآن کے علاوہ کسی اور ہدایت اور راہنمائی کی ضرورت پیش آئے۔ قرآن کریم نے آئندہ کی خبریں دی ہیں اور ہر صدی کے متعلق قرآن کریم میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں جو اپنے وقتوں پر ظاہر ہوتی ہیں مثلاً چاند اور سورج گرہن ہونے کی پیشگوئی تیرہ سو سال کے بعد جاکر پوری ہوئی [illegible] اب اگر انسان پر قرآن کریم کی حکومت تیرہ سو سال پر پھیلی ہوئی نہیں تھی تو قرآن کریم میں تیرہ سو سال کے بعد پوری ہونے والی کسی پیشگوئی کی ضرورت نہیں تھی اور اگر

قرآن کریم کی حکومت

قیامت تک پھیلی ہوئی نہیں ہے تو قیامت تک کی پیشگوئیاں اس میں نہیں ہوں گی۔ لیکن قیامت تک پھیلی ہوئی پیشگوئیاں اس میں موجود ہیں۔ قرآن کریم کے نزول پر، اس کامل کتاب کے نزول پر اب قریباً چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ اس کا ماضی بھی عملاً یہ بتاتا ہے کہ مستقبل میں بھی خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے انسان کے ساتھ یہی سلوک کریگا کہ نئی سے نئی باتیں قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئیں گی۔ اور پیشگوئیاں پوری ہوں گی، جب نئے مسائل پیدا ہوں گے۔ قرآن کریم کی نئی تفسیر خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو سکھائے گا اپنے مقربین اور اپنے محبوب بندوں کو اور پھر وہ ان مسائل کو حل کریں گے۔ پس قرآن کریم میں آیاتٌ محکمٰتٌ کے علاوہ آیاتٌ متشابہاتٌ کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کریم ایک کامل اور مکمل کتاب ہے۔

خدا کہتا ہے کہ یہ ایسی مکمل اور کامل کتاب ہے جس میں متشابہاتٌ بھی پائی جاتی ہیں اس معنیٰ میں کہ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا اُن معنیٰ میں جو متشابہات تھیں، جو قرآن کریم کی عظمت بیان کرنے والی اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتوں کی طرف اشارہ کرنے والی تھیں منافق انہی متشابہات کی غلط تاویل سے فائدہ اٹھاتا ہے اور جو دنیا کی

روشنی کے ذرائع

تھے منافق ان کے ذریعے خود اپنے آپ کو بھی اندھیروں میں لے جاتا ہے اور دوسروں کو بھی اندھیروں کی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جو مومن ہے وہ ایسا نہیں کرتا لیکن قرآن کریم نے متشابہات سے پہلے محکمات کہا ہے کیونکہ پہلے تو اس کی عظمت ہے یعنی ایک کامل کتاب ہونا اور اس کا مدلّل ہونا اور ابدی صداقتوں پر اس کا مشتمل ہونا۔ پس دوسری بات یہ ہے کہ قرآن عظیم میں آیٰتٌ محکمٰتٌ پائی جاتی ہیں جن میں کوئی استعارہ نہیں اور جو کسی تاویل کی محتاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ محکماتٌ کے معنیٰ ہیں کہ جن میں کوئی استعارہ نہیں پایا جاتا اور جو کسی تاویل کی محتاج نہیں ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ اس کے اندر ابدی صداقتیں ہیں۔ اور بیّنات ہیں۔ بیّناتٌ محکماتٌ ہیں ایک ظاہر چیز ہے جس میں کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے قرآن کریم نے کہا ہے کہ میں ایک ایسی کتاب ہوں جو بالکل "ہمیں" ہوں، ظاہر ہوں اور کوئی چیز مجھ میں چھپی ہوئی نہیں ہے، وہ ان آیات محکمات کے متعلق ہی کہا گیا تھا۔ یا وہ تفاسیر قرآنی جو ان متشابہات سے تعلق رکھتی ہیں جن کا تعلق ماضی سے تھا۔ جس وقت وہ واقع ہوگیا تو وہ "مبین" کے اندر شامل ہوگئیں۔

تیسری بات ہمیں یہ پتہ لگتی ہے کہ قرآن عظیم میں آیٰتٌ متشٰبہٰتٌ بھی ہیں۔ جو تاویل کی محتاج ہیں۔ ان متشابہات کی بہت سی باتیں بعض استعارات کے پردہ میں محجوب ہیں اور اپنے اپنے وقت پر آکر کھلتی ہیں اور جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا تھا یہ

قرآن کریم کی عظمت

ہے، بہت بڑی عظمت ہے کہ وہ ایک ایسا کلام ہے جس نے قیامت تک کے لئے

انسان کی بہتری کے سامان کر دئے۔ ہر صدی کا، ہر زمانے کا، ہر علاقے کا، ہر ملک کا انسان قرآن کریم کا محتاج اور اس کی احتیاج سے وہ کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ میں ابھی بتا چکا ہوں متشابہاتٌ میں پیشگوئیاں بھی ہیں اور متشابہات میں قرآن کریم کی وہ تفسیر بھی ہے جو زمانہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہے لیکن وہ ابدی صداقتوں کی روشنی میں ہے۔ اس سے باہر نہیں اور ابدی صداقتوں کی ضد نہیں ہے بلکہ ان کی تائید کرنے والی ہے۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے میں مختصر کروں گا۔ یہ تین باتیں ہوگئیں۔

چوتھی بات ہمیں یہ پتہ لگتی ہے کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔ لیکن پھر بھی جن کے دلوں میں کجی اور نفاق ہے وہ ان آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو متشابہ ہیں یہ ان آیات سے پتہ لگتا ہے۔ ایک تو وہ ان آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو متشابہ ہیں اور محکمات کی طرف نظر ہی اٹھا کر نہیں دیکھتے یعنی جو چیز واضح ہے، قطعی ہے جس میں شبے کی گنجائش نہیں اس کو تو چھوڑ دیتے ہیں، اور جس میں تاویل ہو سکتی ہے، جس کے ایک سے زیادہ معنی ہو سکتے ہیں، جس کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو تب اللہ تعالیٰ خود وہ معانی سکھاتا ہے وہ ان متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور پھر یہ کہ وہ ان کے پیچھے پڑ کر ایک ایسی تاویل کرتے ہیں جو غلط ہوتی ہے۔ وہ

حقیقت سے دور لے جانے والی

ہے۔ آیات محکمات سے پرے لے جانے والی، اس کی ضد اور اس سے متضاد ایک تفسیر اور تاویل کر دیتے ہیں اور ان کا جو ارادہ ہوتا ہے، ان کی جو نیت ہوتی ہے وہ بھی شیطانی ہوتی ہے۔ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وہ فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں، آیاتِ قرآنیہ کے معانی کو ان کی حقیقت سے دور لے جاتے ہیں۔ اور آیاتِ محکمات کی ضد ہیں۔ ان سے متضاد ایک معنی کر رہے ہوتے ہیں اور نیت ان کی ہوتی ہے فتنہ پیدا کرنا اور دعویٰ ان کا یہ ہوتا ہے کہ ہم تو صالحین کا گروہ ہیں ہم تو مصلح ہیں ہم تو اصلاح چاہتے ہیں۔

پانچویں بات اس آیت سے یہ پتہ لگی کہ اٰیٰتٌ مُتَشٰبِهٰتٌ کی تفسیر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۔ خدا نے اعلان کر دیا کہ متشابہات کی تفسیر خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں اپنی عقل اور فراست سے قرآن کریم کی اٰیٰتٌ متشٰبہٰتٌ یعنی متشابہ آیات کی تفسیر کر سکتا ہوں۔ کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ قرآن کہتا ہے مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ کہ سوائے خدا کے ان کی تاویل کوئی اور نہیں جانتا۔

لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ انسانوں میں سے وہ گروہ جو میرے ساتھ تعلق رکھنے والا ہے۔ وہ گروہ جو علم میں کامل دستگاہ رکھنے والا ہے۔

الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ

وہ بطونِ قرآنی کو جانتے ہیں۔ یہ اعلان کیا خدا تعالیٰ نے کہ اللہ کے سوا کوئی جانتا نہیں اور جو علم میں کامل دستگاہ رکھنے والے ہیں وہ بطونِ قرآنی کو جانتے ہیں۔ اور ساتویں بات ہمیں یہ پتہ لگی کہ وہ اس لئے جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ اسرارِ روحانی سیکھتے ہیں وہ اس کلام پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا اور ان کا یہ اعلان ہوتا ہے کہ ہم اپنی طرف سے یہ تفسیر نہیں کر رہے بلکہ ان اٰیٰتٌ متشٰبہٰتٌ کی تفسیر خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے اور تب ہمیں بتاتے ہیں کوئی انسان اپنی طاقت سے اپنے زور سے اپنی فراست اور اپنی عقل سے اٰیٰتٌ متشابہات کی صحیح تفسیر بیان ہی نہیں کر سکتا اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے اوپر نازل ہوا اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں وہ یہ تفسیر سیکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں وہ راسخ فی العلم بن جائے۔

خدا تعالیٰ سے علم حاصل کرنے کے لئے قرآن پر کامل ایمان ضروری ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن کامل نہیں وہ شخص اللہ تعالیٰ سے تفسیر سیکھ ہی نہیں سکتا۔ اٰمَنَّا بِهٖ ہم اس کلام پر ایمان لائے۔ ہم ایمان لائے کہ یہ

کامل کتاب ہے اور اس بات پر بھی ایمان لائے کہ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا یعنی جو آیات محکمات ہیں وہ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ اور جو اٰیٰتٌ مُتَشٰبِھٰتٌ ہیں وہ بھی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ہیں اور وہ ذات، وہ ہستی جس کی ذات اور صفات میں کوئی تضاد نہیں پایا جاتا اس کے کلام میں بھی کوئی تضاد نہیں پایا جاتا۔ اس بات پر وہ ایمان لاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کو ایسے معانی سکھاتا ہے جو قرآن کریم کے دوسرے حصوں سے متضاد نہیں۔ وہ تفسیر نہ اٰیٰتٌ مُحْکَمٰتٌ سے متضاد ہے اور نہ اٰیٰتٌ مُتَشٰبِھٰتٌ کے ان دیگر معانی سے متضاد ہے جو اللہ تعالےٰ نے اس دنیا کسی اور کو اس زمانہ میں یا کسی اور زمانہ میں سکھائے۔ کیونکہ اس کی ذات میں اور اس کے علم میں تضاد نہیں ہے اور اس کی سکھائی ہوئی تعلیم میں بھی تضاد پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس کو یہ چیز مل گئی، خدا تعالےٰ کی رحمت جس کی معلم بن گئی۔ اس کو کامیابی کی ہر کلید مل گئی۔ آج صبح میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چھپی ہوئی کتاب میرے سامنے پڑی ہے۔ اس کا جو سرورق ہے یعنی پہلا صفحہ جس پر نام لکھا ہوتا ہے اس کا اوپر کا حصہ تو میری نظر نہیں پکڑا لیکن اس کے نیچے فارسی کا ایک بڑا عجیب شعر ہے۔ وہ شعر مجھے بھول گیا لیکن اس کے بعض الفاظ مجھے یاد ہیں۔ اور مفہوم پوری طرح یاد ہے۔ وہ شعر نور لیست سے شروع ہوتا ہے اور پہلا مصرعہ ختم بھی نور لیست پر ہوتا ہے۔ پہلے مصرعے کے معنی یہ ہیں کہ نور تو وہ ہے جو ایسے شخص کو ملے جو اپنے نفس پر، اپنی ذات پر ایک موت وارد کرتا ہے اور فنا فی اللہ ہو جاتا ہے وہ نور، نہ کہ سعی بسیار کلید کامرانی ہے۔ یہ دوسرے مصرعے میں ہے۔ دوسرے مصرعے کے شروع میں "سعی بسیار" اور آخر میں "کلید کامرانی" ہے۔ انسانی تدبیر اور انتہائی کوشش کامیابی کی چابی نہیں،

کامیابی کی چابی

یہ ہے کہ اپنے اوپر ایک موت وارد کر لینے کے بعد فنا فی اللہ ہو جانے کے بعد انسان کو ایک نور عطا ہو جائے۔ پھر وہ جس میدان میں بھی قدم اُٹھاتا ہے کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے۔

اس آیت کے مقابل جو دوسری آیت ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ دیکھو اتنی عظیم کتاب اتنی شاندار کتاب اتنی وسعتوں والی کتاب کہ جس کی حکومت بعثتِ نبوی ؐ سے اور نزول قرآن سے لے کر قیامت تک پھیلی ہوئی ہے کج دِل لوگ اس کو بھی اپنی اور دوسروں کی (جن پر اس کا اثر ہوتا ہے) ہلاکت کا باعث بنا دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی رحمت سے جو علم حاصل کیا جائے۔ اس کے سوا باقی ہر چیز متشابہ نہیں بلکہ مشتبہ ہے۔ اور بلندیوں کی طرف لے جانے والی نہیں بلکہ گہرائیوں میں گرانے والی ہے۔ اور یہاں جو ذکر ہے کہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ لوگ نہیں ہیں جو اسلام پر ایمان ہی نہیں لائے بلکہ ایمان لانے کے بعد کجی پیدا ہوئی اور یا پھر ان کی سابق کجی دور نہیں ہوئی، دونوں شکلیں ہوتی ہیں اتنی عظیم کتاب ہے اور وہ ان کے دلوں کی کجی دور نہیں کر سکی ان کی شامتِ اعمال کی وجہ سے، ان کی بدقسمتی کی وجہ سے، ان کی ذہنی بیماری کی وجہ سے پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے زور سے صراطِ مستقیم پر بھی نہیں چل سکتے اور کجی سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتے بلکہ اس کے لئے بھی

دُعا کی ضرورت

ہے۔ اس واسطے نفاق سے اور دل کی کجی سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دُعا کیا کرو کہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ہم کو، ساری جماعت کو جو قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں۔ اس ایمان کے بعد کج دل نہ بنا دے اور قرب کی راہیں دکھانے کے بعد اپنے سے پرے نہ دھتکار دے اور جس رحمت اور پیار کے نتیجے اس نے اسلام کے اندر اس جماعت کو پیدا کیا ہے۔ وہ پیار ہم سب کو حاصل ہو آمین ؛

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور اور تدبّر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید[1] اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے

۵۔ مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

---

[1] **تسبیح و تحمید:-** سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

درود شریف:- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

استغفار:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

درخواست دُعا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

عزیز سید محمود احمد ناصر ۱۴ر اگست کو راولپنڈی علاج کے لئے گئے تھے۔ پہلے ایکسرے غذا کی نالی کا لیا گیا۔ اس سے کچھ پتہ نہیں چلا پھر ڈاکٹروں نے ۲۲ر اگست کو بے ہوش کر کے غذا کی نالی کا معائنہ کرنا چاہا تو معلوم ہوا کہ ورم بہت زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے معائنہ نہیں کیا جا سکا۔ کچھ ادویہ تجویز کی ہیں اور جمعرات کو پھر دکھانے کے لئے کہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزم کی صحت کے لئے دُعا کریں اللہ تعالےٰ مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔

محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی تشویشناک علالت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برادرم مکرم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت تشویشناک طور پر خراب ہے۔ پیشاب میں بہت زیادہ خون آرہا ہے۔ دس بوتلیں خون کی دی جا چکی ہیں مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔

تاریخ اسلام

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشادِ مبارک

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ۔ ربوہ (پاکستان)

نیشاپور صدیوں تک اسلامی علوم کا گہوارہ رہا ہے اس مردم خیز خطہ میں جو نامور علماء ربانی پیدا ہوئے ان میں حضرت الشیخ ابو الحسن علی بن احمد الواحدی (متوفی ۴۶۷ھ / ۱۰۷۶ء) کا مقام بہت بلند ہے آپ وہ عالی مرتبت بزرگ ہیں جنہوں نے البسیط کے نام سے تفسیر قرآن کی سولہ ضخیم جلدیں لکھیں اس نہایت قابلِ قدر خدمتِ قرآن کے علاوہ "اسباب النزول" جیسی تالیف بھی آپ کے قلم سے نکلی ہے۔ مصر کے مشہور ادارہ "مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ" نے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۹ء میں اور دوسرا ۱۹۶۸ء میں شائع کیا۔

حضرت علامہ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "اسباب النزول" کے صفحہ ۵۳ پر ۹ ہجری کے مشہور واقعہ وفد نجران کا ذکر فرمایا ہے جو سورۃ آل عمران کے پس منظر کو سمجھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس واقعہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ خطابت اور زورِ فصاحت کا شاہکار ہے ایک ایسا ارشادِ مبارک ہمیں ملتا ہے جو ہمیشہ آبِ زر سے لکھا جائے گا۔ اور قیامت تک خدائے واحد کی توحید پر زندہ برہان کی حیثیت سے یادگار رہے گا علامہ ابو الحسن نیشاپوری تحریر فرماتے ہیں:-

"قال المفسّرون قدم وفد نجران، وكانوا ستّين راكبًا على رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيهم اربعة عشر رجلًا من اشرافهم وفي الاربعة عشر ثلاثة نفر اليهم يؤول امرهم، فالعاقب امير القوم وصاحب مشورتهم الّذي لا يصدرون الّا عن رأيه واسمه عبد المسيح والسيد امامهم وصاحب رحلهم واسمه الايهم، وابو حارثة بن علقمة اسقفهم وحبرهم وامامهم وصاحب مدارسهم، وكان قد اشرف فيهم ودرس كتبهم حتّى حسن علمه في دينهم وكانت ملوك الروم قد شرّفوه وموّلوه وبنوا له الكنائس لعلمه واجتهاده فقدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ودخلوا مسجده حين صلّى العصر، عليهم ثياب الحبرات جبّات واردية .... يقول بعض من رآهم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما رأينا وفدًا مثلهم وقد حانت صلاتهم فقاموا نصلّوا في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: دعوهم فصلّوا الى المشرق فكلّم السيّد والعاقب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم: اسلما فقالا: قد اسلمنا قبلك، قال: كذبتما منعكما من الاسلام دعاؤكما لله ولدًا وعبادتكما الصليب واكلكما الخنزير، قالا ان لم يكن عيسى ولد الله فمن ابوه؟ وخاصموه جميعًا في عيسى فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم: الستم تعلمون انه لا يكون ولد الّا ويشبه اباه؟ قالوا: بلى قال: الستم تعلمون ان ربّنا حيّ لا يموت وانّ عيسى اتى عليه الفناء؟ قالوا: بلى قال: الستم تعلمون انّ ربّنا قيّم على كل شيئ يحفظه ويرزقه؟ قالوا: بلى قال: فهل يملك عيسى من ذلك شيئًا؟ قالوا لا، قال: فانّ ربّنا صوّر عيسى في الرحم كيف شاء، وربّنا لا يأكل ولا يشرب ولا يحدث؟ قالوا، بلى قال: الستم تعلمون ان عيسى حملته امّه كما تحمل المرأة، ثم وضعته كما تضع المرأة ولدها، ثمّ غذي كما يغذى الصبي ثم كان يطعم ويشرب ويحدث قالوا: بلى، قال فكيف يكون هذا كما زعمتم؟ فسكتوا"

ترجمہ:- مفسرین کا کہنا ہے کہ وفد نجران بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ساٹھ سوار تھے جن میں سے چودہ نہایت درجہ معزز لوگوں میں سے تھے اور ان چودہ میں سے تین آدمی ان کے سارے امور میں ان کے کرتا دھرتا تھے۔ العاقب جس کا نام عبد المسیح تھا۔ اس قوم کا امیر تھا۔ اور اسی سے وہ مشورہ کرتے اور اس کی رائے کے بغیر کوئی کام نہ کرتے۔

السید جس کا نام الایہم تھا ان کا امام اور ان کے قافلہ کا ناظم تھا۔

تیسرا شخص ابو حارثہ بن علقمہ تھا جو ان کا پادری اور عالم، ان کا لیڈر اور ناظم تعلیم تھا اسے دوسرے لوگوں پر یہ امتیاز حاصل تھا کہ اس نے عیسائیت کے لٹریچر کا بہت مطالعہ کیا ہوا تھا۔ اور اسی مذہب کے متعلق اسے خاصی دستگاہ حاصل تھی۔ رومی بادشاہوں نے اسے نہ صرف اعزاز و اکرام اور مال و دولت سے نواز رکھا تھا۔ بلکہ اس کے علم اور اجتہاد کی وجہ سے اس کے لئے گرجے تعمیر کرائے تھے۔

یہ سب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئے اور نمازِ عصر کے بعد مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے وہ مختلف نقوش والے جُبّے اور چادریں پہنے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے اس وفد کو دیکھ کر کہا کہ ہم نے اس جیسا وفد کبھی نہیں دیکھا۔ اس وقت ان کی نماز کا وقت ہو چکا تھا پس وہ کھڑے ہو گئے۔ اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی نماز شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ: انہیں نماز پڑھنے دو" پس انہوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

اس کے بعد "السید" اور "العاقب" نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: تم اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو آپ سے بھی پہلے داخلِ اسلام ہو چکے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ بات بالکل خلافِ واقعہ ہے۔ تمہیں اسلام سے (عقیدہ) ابنیتِ مسیح، عبادتِ صلیب اور اکلِ خنزیر نے روک رکھا ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا کہ اگر عیسیٰ خدا کا بیٹا نہیں؟ تو پھر اس کا باپ کون ہے؟ الغرض

(باقی صفحہ پر)

اسلام میں وراثت کی مختصر تفصیل

از مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"تعلّموا الفرائض وعلّموها النّاس فانّها نصف العلم"

یعنی علم الفرائض خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ نصف علم کے برابر ہے

یہ روایت حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے کی ہے جو فقہاء کے نزدیک معتبر ہے اور ... ین کی ایک روایت یوں بھی آئی ہے کہ:-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیرہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم تعلّموا الفرائض وعلّموہ النّاس فانّہ نصف العلم وانّہ ینسی وھو اوّل ما ینزع مِنْ اُمّتی — اور الدارمی نے مسعود سے روایت کی ہے کہ

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تعلّموا الفرائض وعلّموہ النّاس فانّی مقبوضٌ والعلم سیُقبَضُ ویظھر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضۃٍ لا یجدان اَحدًا یفصل بینھما

یعنی۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ یہ نصف علم کے برابر ہے اور یقیناً یہ بھلایا جائے گا۔ اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امّت سے اُٹھائی جائے گی اور الدارمی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ کیونکہ میں فوت ہو جاؤں گا اور علم بھی اٹھا لیا جائے اور فتنہ ظاہر ہوگا حتّٰی کہ علم الفرائض کے بارے دو آدمی خلاف کریں گے مگر ان دونوں کو وراثت کا فیصلہ کرنے کے لئے تیسرا آدمی نہیں ملے گا

اگرچہ اُصول قرابت کو مدّنظر رکھ کر عرب قبائل میں بھی وراثت کا رواج تھا مگر برائے نام بلکہ کئی قسم کے اتلاف حقوق کے وہ مترادف تھے۔ مثلاً اوّل یہ کہ میّت کا وارث صرف اس کا بیٹا ہوتا تھا دوم یہ کہ لڑکیوں کو کلیتًا وراثت سے محروم کر دیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور فرمایا

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

چنانچہ اس مجسّم رحمت نے صدیوں کے پامال شدہ حقوق کو قائم فرمایا اور احکام خداوندی کے ذریعہ جاہلیت کا وہ اصول توڑ دیا جس کے تحت ترکہ صرف مردوں کو ملتا تھا۔ جیسا کہ فرمایا لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْہُ اَوْ کَثُرَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا۔

یعنی مردوں کا (بھی) اور عورتوں کا بھی اس (مال) میں سے جو ان کے ماں باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں ایک حصّہ ہے خواہ اس (ترکہ) میں سے تھوڑا بچا ہے یا بہت (یہ) ایک معیّن حصّہ ہے جو (خدا تعالیٰ کی طرف سے) مقرر کیا گیا ہے (نساء ع) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں اصول وراثت سے متعلق جامع احکامات نازل فرمائے ہیں جو نہایت اعلیٰ و حق و حکمت پر مشتمل ہیں اور اسلام کی امتیازی خصوصیات میں سے ہیں جس سے تمام ادیان پر اسلام کی برتری اور سربلندی نمایاں ہوتی ہے۔

اسلام نے وراثت الاقرب فالاقرب کے اصول پر مقرر کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں واولوا الارحام بعضھم اولٰی ببعض فی کتاب اللّٰہ انّ اللّٰہ کان بکل شیئٍ علیمًا یعنی بعض رحمی رشتہ دار بعض کی نسبت اللہ کی کتاب کی رُو سے زیادہ قریبی ہوتے ہیں اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

تقسیم ورثہ سے قبل بعض ضروری ہدایات ہیں...

ہدایات قبل تقسیم ورثہ

(۱) میانہ روی کے طریق پر میّت کی تجہیز و تکفین (۲) قرضہ کی ادائیگی (۳) ثلث المال سے اجرائے وصیت (۴) بقیہ مال قرآن کریم۔ سُنّت اور اجماعِ امّت کے موافق ورثاء میں تقسیم کرنا۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا چار امور میں ترتیب بعینہٖ قائم رہے گی اس میں تقدیم و تاخیر جائز نہیں۔

وراثت کی تقسیم میں ابتداء اصحاب الفرائض سے کی جاتی ہے اور اصحاب الفرائض کے بعد عصبات نسبی کا درجہ ہے۔

عصبہ کی تعریف

یاد رہے کہ عصبہ اسے کہتے ہیں جو ذوی الفرائض کی عدم موجودگی میں کل مال کا وارث ہو اور اگر بعد تقسیم کچھ ترکہ بچ جائے تو بھی باقی ماندہ ترکہ کا عصبہ وارث ہوتا ہے۔ عام طور پر عصبہ باپ یا بیٹا ہوتا ہے عصبہ کی کئی قسمیں ہیں تفصیل موقع پر آئے گی۔ عصبہ نسبی کے بعد عصبہ سببی کا درجہ ہے جیسے آزاد کرنے والا جسکو مولی العتاقہ کہتے ہیں بمطابق فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الولاء لمن اعتق — یعنی آزاد کنندہ اپنے غلام کے مرنے کے بعد اس کا وارث ہوگا۔ اس کے بعد وہ عصبہ نسبی جس میں اناث نہ ہوں ان کو حصّہ ملے گا۔ اور اگر مذکورہ بالا اصحاب نہ ہوں تو بقیہ مال دوبارہ اصحاب الفرائض میں ان کے حصص کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

قدمائے حنفیہ کا مسلک :- یاد رکھنا چاہیئے کہ مال کی دوبارہ تقسیم میں قدمائے حنفیہ خاوند اور بیوی کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے بعد بقیہ مال ذوی الارحام کو ملے گا۔

ذوی الارحام کی تعریف :- ذوی الارحام سے مراد وہ اقرباء ہیں جو ذوی الفروض وعصبات کے علاوہ ہیں پھر ان کی عدم موجودگی میں مولی الموالاۃ کی باری ہے اور مولی الموالات سے مراد وہ شخص ہے جس سے کسی اجنبی نے یہ عہد کیا ہو کہ انتَ مولای ترثنی اذا متُّ وتعقل عنّی اذا جنیتُ یعنی تو میرا مولیٰ ہے جب میں مر جاؤں تو میرا وارث ہوگا اور اگر میں کوئی ایسا جرم کر دوں جس سے دیت لازم آئے تو وہ دیت تو ادا کرے گا۔ اس کے بعد ورثہ کا حق مقر لہ بالنسب علی الغیر کو ہوگا۔ یعنی وہ شخص جس کے لئے مرنے والے نے نسب کا اقرار اس طور پر کیا ہو کہ وہ غیر کی طرف رجوع کرتا ہو۔ اور مرتے دم تک اس اقرار پر قائم رہا ہو۔

مثال مقر لہٗ بالنسب علی الغیر:

مثلاً میّت نے مجہول النسب کو جو عمر کے لحاظ سے اس کے باپ کا بیٹا ہو سکتا ہو یہ کہہ دیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میّت کے باپ نے اس مجہول النسب کو اپنا بیٹا ہونا تسلیم نہیں کیا۔ اور میّت مذکور مرتے دم تک اپنے اقرار سے نہ پھرا ایسی صورت میں یہ مجہول النسب مقر لہٗ بالنسب علی الغیر ہے۔ اس کے بعد مال موصی لہٗ بما زاد علی الثلث کی طرف منتقل ہوگا۔ یعنی وہ شخص جس کے لئے مرنے والے نے تہائی مال سے زیادہ کی وصیّت کی ہو۔ بقدر وصیّت موصیٰ لہ کو دیکر باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے نہایت احسن رنگ میں حق و حکمت پر مبنی نظامِ وراثت پیش کیا ہے جس کے نتیجہ میں اقرباء کے حقوق معروف رنگ میں ان کو حاصل ہو جاتے ہیں۔

عصباتِ نسبیہ کی اقسام

جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ وراثت کی تقسیم میں الاقرب فالاقرب کے اصول پر ترتیب وار ایک سلسلہ قائم ہے اس سلسلہ کی دوسری کڑی عصباتِ نسبیہ ہیں۔ آگے عصباتِ نسبیہ کی بھی تین قسمیں ہیں۔ (۱) عصبہ بنفسہٖ (۲) عصبہ بغیرہٖ (۳) عصبہ مع غیرہٖ۔ پہلی قسم سے مُراد چار قسم کے افراد ہیں۔ اوّل :- جزء المیّت یعنی بیٹا۔ دوم :- اصل المیّت :- یعنی باپ سوم :- جزء ابیہ یعنی بھائی۔ جزء جدّہٖ یعنی چچا وغیرہ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس ترتیب میں بھی اوّلیت صنف اوّل کو حاصل ہے۔ پھر دوسری صنف و ھلم جرا۔

عصبہ بنفسہٖ کی دوسری قسم عصبہ بغیرہٖ سے مُراد وہ چار قسم کی عورتیں ہیں۔ جن کے حصص ½ اور ⅔ (نصف و ثلثان) ہیں اور جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ بن جاتی ہیں۔ اور وہ چار عورتوں سے مراد مندرجہ ذیل اناث ہیں :-

(۱) بنت (۲) بنت الابن (۳) اخت لاب وامّ (۴) اُخت لاب

تیسری قسم عصبہ مع غیرہٖ ہے اس سے مُراد وہ عورت ہے۔ جو دوسری عورت

کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے جیسے اخت یہ بنت یا بنت الابن کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے۔ اس کی بنیاد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ مبارک پر ہے کہ:-

اجعلوا الاخواتِ مع البنات عصبۃً

اصحاب الفرائض کی تعداد اور ان کے سہام کا ذکر جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے تفصیلاً آئندہ آئے گا۔ انشاء اللہ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض قریبی رشتہ داروں کی وراثت کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فلاولیٰ رجلٍ ذکر۔ یعنی اصحاب الفرائض کا حصہ ان کو پہلے دو اس کے بعد جو بچ رہے تو وہ قریبی مرد رشتہ دار کو دو۔ اگرچہ نصِ قرآنی میں چچا اور بھتیجے کا حق بیان نہیں ہوا۔ مگر مذکورہ بالا حدیث سے چچا اور بھتیجے کا حق ثابت ہو گیا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشادِ مبارک

صفحہ ۱ سے آگے

حضور علیہ السلام سے وہ تمام عیسائی نبی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث مباحثہ کرتے رہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بالآخر) یہ ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ علم نہیں کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: بالکل ٹھیک۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہم سب کا رب زندہ جاوید ہے اور اسے کبھی موت لاحق نہیں ہوتی مگر عیسیٰ (علیہ السلام) تو وفات پا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا: بے شک (یہ صحیح ہے) پھر حضورؐ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب ہر ایک چیز کا محافظ و نگہبان ہے وہی ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے رزق عطا کرتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ بھی بالکل سچ ہے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حضرت عیسیٰ ان میں سے کسی امر کے بھی مالک ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا نہیں۔

فرمایا: ہمارے رب نے جس طرح چاہا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو ان کی والدہ کے رحم میں صورت بخشی۔ ہمارا رب نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے اور نہ وہ پیشاب کرتا ہے اور پاخانہ کرتا ہے انہوں نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔

حضورؐ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) اسی طرح ماں کے پیٹ میں رہے جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے؟ پھر اس نے انہیں جنا جیسے کہ عورت بچہ جنا کرتی ہے۔ پھر انہیں غذا دی گئی جیسے کہ اور بچوں کو دی جاتی ہے۔ پھر وہ کھاتے پیتے اور پیشاب اور پاخانہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔

تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حضرت عیسیٰؑ آپ لوگوں کے خیال کے مطابق خدا کے بیٹے کیونکر قرار دیئے جا سکتے ہیں؟؟؟ یہ جواب سُن کر وہ خاموش ہو گئے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمسی مبلغ حیدر آباد نے اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۲۷/۸ کو مکرم محمد وقار صاحب انجینئر دار التبلیغ حیدر آباد میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے اور ان کے والدین کو بھی قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ اس سے قبل موصوف کے بڑے بھائی مکرم عبد العزیز صاحب انجینئر نے بہت دیر تک احمدیت کی مخالفت کی اور اس کے بعد امریکہ میں جاکر جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا بچشم خود ملاحظہ کیا۔ اور اس سے متاثر ہو کر شکاگو میں احمدیت قبول کر لی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے جماعت کی ترقی اور وسعت کے ساتھ ساتھ احمدی بچے اور بچیوں کی۔ احمدی خاندانوں میں رشتہ ناطہ کا معاملہ بھی بہت اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اکثر رشتے تو اپنے احمدی رشتہ داروں میں طے پا جاتے ہیں مگر جہاں ایسا ممکن نہ ہو وہاں احبابِ جماعت کی راہنمائی اور امداد کے لئے مرکز میں ایک شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہے اس شعبہ کے ساتھ خط و کتابت کر کے اور اس کی راہنمائی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ہر سال کئی ایک رشتے طے پاتے ہیں پہلے یہ شعبہ نظارت امورِ عامہ کے ساتھ منسلک تھا۔ مگر بعض انتظامی وجوہ کی بناء پر اب بزرگوں کے ارشاد کے مطابق یہ شعبہ رشتہ ناطہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ لہذا احباب مطلع رہیں اور آئندہ اس سلسلہ میں مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے ساتھ خط و کتابت کر کے اس شعبہ کی خدمات سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

مرزا وسیم احمد
ناظرِ اعلیٰ قادیان

اخبارِ قادیان

★ — مکرم عیسیٰ احمد صاحب آف افریقہ مورخہ ۳/۹ بعد زیارت مقاماتِ مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔ ★ — مکرم محمد علی صاحب کاٹرے آف یوگنڈا اور مکرم عبد اللہ علی صاحب جما آف کینیا مورخہ یکم ستمبر کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور مورخہ ۵/۹ کو واپس تشریف لے گئے۔ ★ — محترم ڈاکٹر عبد الصمد صاحب چودھری بنگلہ دیش سے مع اہل و عیال مورخہ ۲/۹ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے موصوف رمضان المبارک کے باقی ایام قادیان میں گزارنے کی غرض سے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ ★ — مکرم یوسف بن صالح صاحب آف گھانا مورخہ ۲/۹ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۵/۹ کو واپس تشریف لے گئے۔ ★ — قادیان میں بعد نماز ظہر تا عصر ہفتہ زیرِ اشاعت میں پہلے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے اپنے حصہ کا تین یوم درس دیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل نے ۴ یوم درس دیا۔ اب مکرم مولوی ظفر احمد صاحب اور پھر ایک یوم درس دینے کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم درس دیں گے۔ ★ — محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ کانی دنوں بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز عزیزم متاز احمد صاحب ابن مکرم غلام حسین صاحب درویش کو چند روز قبل شدید بخار کے بعد اعصابی عارضہ لاحق ہو گیا۔ فوری طبی امداد سے اب افاقہ ہے۔ اس کے علاوہ قادیان میں بعض درویشان کرام و خواتین حضرات اور بچے موسمی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سب کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

درخواستہائے دعا

مورخہ ۱۳ر اگست ۱۹۷۷ء کو حضرت امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی بچیوں۔ منصورہ الٰہ دین و صالحہ الٰہ دین کی آمین کروائی اس تقریب میں غیر از جماعت مستورات نے بھی شرکت کی۔ محترمہ فرحت الٰہ دین صاحبہ مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتی ہوئی دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خوشی کو ہمارے خاندان کے لئے موجب برکت کرے اور میرے بچوں کو قرآنی علوم سے بہرہ ور کرے آمین۔ خاکسار:- حمید الدین شمسی مبلغ حیدر آباد

(۲) مکرم محمد یونس صاحب آف بھدرک کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے عارضہ دمہ بیمار ہیں تاحال افاقہ نہیں ہے ان کے خاوند فی الحال بے روزگار ہیں چار پانچ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا فرمائیں خاکسار:- محمد شمس الدین صدر جماعتِ احمدیہ بھدرک

اُذکُروا موتاکم بالخیر

جناب مقبول سوکیہ صاحب آف ماریشس کا ذکرِ خیر

مُرسلہ مکرم صدیق احمد صاحب منور انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

۱۵ر جولائی بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ ماریشس کے ایک غیور اور مخلص نوجوان جناب مقبول سوکیہ صاحب ۹½ بجے رات اچانک بعارضہ قلب اپنے مولیٰ حقیقی کو پیارے ہو گئے - اناللہ وانا الیہ راجعون - مرحوم نے ابھی زندگی کی چالیس بہاریں گذاری تھیں کہ موت کا بلاوا آگیا اور تقدیر الٰہی ہر قسم کی تدبیر پر غالب آگئی - ہے

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جناب مقبول سوکیہ صاحب گوناگوں صفات اور خوبیوں کے مالک تھے بہت ذہین اور قابل نوجوان تھے احمدیت کے لئے غیرت رکھتے تھے اپنی سنجیدگی محنت اخلاص اور دیانتداری کے سبب اپنوں اور غیروں کی نظر میں پسندیدہ تھے گورنمنٹ سکول میں سینئر ٹیچر کے طور پر کام کرتے تھے -

سکول میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ جماعتی کاموں میں خاص لگاؤ رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بفضلِ تعالیٰ ایک لمبا عرصہ تک مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس کے سیکرٹری جنرل رہے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور تنظیم کے اہم کاموں کو انہوں نے دلچسپی اور توجہ سے سرانجام دیا - مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں کے علاوہ جماعت احمدیہ ماریشس کی سنٹرل کمیٹی کے ممبر بھی رہے جہاں انہوں نے سیکرٹری تعلیم کے فرائض احسن رنگ میں سرانجام دیئے بچوں کے مدارس کی نگرانی کے ساتھ ساتھ جناب مقبول صاحب نے احمدیہ سیکنڈری سکول جماعت ماریشس کی ترقی و بہبود کے لئے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں جزاہ اللہُ تعالیٰ -

مرحوم غرباء مساکین و بیوگان کے ساتھ بہت نیک سلوک کرتے تھے بہت سارے غریب بچے ان سے مفت ٹیوشن لیا کرتے تھے - اور کئی غیر از جماعت بیوگان ان کے نیک سلوک سے مستفید ہوتی تھیں -

۱۹۷۵ء کے اواخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ماریشس کا تاریخی دورہ کیا اس اہم موقع پر جناب مقبول سوکیہ صاحب کو حفاظت کا شعبہ سپرد کیا گیا - ڈیوٹی کی اہمیت کے پیش نظر انہوں نے سکول سے دس روز کی چھٹی لے لی اور بہت ہی اخلاص رنگ میں اس فرض کو ادا کیا - ان کا انداز بلاشبہ والہانہ تھا - ان دنوں اکثر وہ دارالسلام مسجد میں سو جاتے اور رات کو کئی کئی بار ڈیوٹی پر مقرر خدام کو چیک کرتے - اور جب ضرورت ان کے لئے چائے کا انتظام بھی کرتے ایک روز حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی اسقدر عزت افزائی فرمائی کہ مشن ہاؤس میں نماز کی امامت کا موقعہ عطا فرمایا - اس موقع پر انہوں نے غیر معمولی رنگ میں خشوع خضوع کے ساتھ نماز پڑھائی گویا انہیں ایک دعائے خاص کا موقعہ ملا تھا - جناب سوکیہ صاحب حضرت میاں صاحب کے اس پُر محبت سلوک سے بہت خوش ہوئے اور ایک دوست سے کہا کہ آج میں نے اپنی زندگی کا قیمتی ترین تحفہ پا لیا ہے ان کا اشارہ اس پُر رقت دُعا کے موقع کی طرف تھا - مسجد النصرت کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں جناب مقبول صاحب کو احباب جماعت کی طرف سے حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کی ڈیوٹی سپرد کی گئی انہوں نے اس کام کو بھی بہت خوش اسلوبی سے ادا کیا - اور ایڈریس میں حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے خصوصی درخواست کی کہ وہ قادیان میں درویش بھائیوں سے ہماری روحانی ترقی کے لئے دعاء خاص کے لئے عرض کریں - محترم مرزا وسیم احمد صاحب کی روحانی شخصیت نے

مرحوم کو از حد متاثر کیا تھا - بلکہ ان کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا تھا - وہ ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ ربوہ و قادیان میں شریک ہوئے - اور مدینۃ المسیح قادیان اور ربوہ کی روح پرور زندگی اور ماحول سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے ان کی ماریشس واپسی پر جماعت نے انہیں استقبالیہ دیا - جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ ماریشس کو بتایا کہ مراکزِ احمدیت میں ایک قابل رشک نظم و نسق پایا جاتا ہے اور جماعت کے احباب بڑی غیر معمولی قربانیاں کر رہے ہیں - انہوں نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بے حد شفیق وجود ہیں - خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت نے جس اعلیٰ رنگ میں مہمانوں کی خاطر تواضع کی اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا جماعت احمدیہ ماریشس کو چاہیئے کہ جس طرح قادیان اور ربوہ کے احمدی اسلامی اقدار پر عمل کر رہے ہیں اسی طرح ہم بھی اسلام کے حکموں پر پابندی کے ساتھ عمل کریں مرحوم اس دورے سے بے حد مطمئن تھے اور کہتے تھے کہ ایک بار پھر جانے کی تمنا ہے وہ دوسروں کو بھی اکثر قادیان اور ربوہ جانے کی تلقین کرتے تھے -

آخر میں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرما دے اور آپ کے بوڑھے والدصاحب اور جواں بیوہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے - اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین ؛

خان بہادر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ایم اے آف شیلانگ کا ذکرِ خیر

موسلہ محترمہ مہر النساء صاحبہ ہمشیرہ مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم -

مولوی عطاء الرحمٰن صاحب آف شیلانگ (ا م) کی آزمودہ علمی فروغ دینے والی شخصیت تھے آپ کے والد بزرگوار مولوی محمد امیر پشاور سے آکر ڈبرو گڑھ میں آباد ہو گئے تھے - عطاء الرحمٰن ۲۸ر دسمبر ۱۸۸۷ء میں ڈبرو گڑھ میں پیدا ہوئے - آپ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کاٹن کالج گوہاٹی میں داخل کرایا گیا - آپ بہت جلد مسٹر سدرسن پرنسپل کے نہایت مقبول نظر طالب علم بن گئے -

نوجوان رحمٰن نے پہلے آسامی طلبہ کی مجلسِ علم و ادب کے سیکرٹری کی حیثیت سے مختلف کلچرل تقاریب میں سخنوری کے اسباق لئے ۱۹۰۵ء میں کاٹن کالج سے اپنے آپ کو کلکتہ پریذیڈنسی کالج میں منتقل کر لیا ۱۹۰۷ء میں موصوف نے دہلی فارسی میں نمایاں اعزاز کے ساتھ بی اے کی ڈگری حاصل کی اور کلکتہ یونیورسٹی سے عربی اور انگریزی میں آب و تاب سے ایم اے پاس کی - ان کامیابیوں پر آپ کو گولڈ میڈل عطا ہوا - کلکتہ میں طالب علمی کے زمانہ میں خوش تقریری کی وجہ سے آپ سب میں معروف و مشہور تھے - آپ ہمیشہ وکالت اختیار کرنے کی غرض سے لاء کالج کی کلاسز میں حاضر ہوتے رہے - لیکن لاء کی ڈگری حاصل کرنے سے قبل آپ کو محکمہ تعلیم کے ماتحت سروس قبول کرنی پڑی -

ان ایام میں متحدہ بنگال و آسام کی گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو راجشاہی کالج میں لیکچرار مقرر کیا گیا ۱۹۱۴ء میں شیلانگ میں مسٹر کنگھم سابق ڈی - پی - آئی آسام کی صدارت میں مسلمانوں کی تعلیم کو از سر نو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا - گورنمنٹ آف آسام نے ۱۹۱۶ء میں اس اسکیم پر عملی جامہ پہنانے کے لئے عطاء الرحمٰن کو راجشاہی کالج سے تبدیل کر کے مسلم تعلیم کا ایک خاص افسر بنا دیا -

آسام کے مدارس کی اصلاح کے ضمن میں آپ نے خصوصی کردار ادا کیا ہے ۱۹۳۷ء میں آپ کو اسسٹنٹ ڈی - پی - آئی مقرر کیا گیا - اور ۱۹۴۲ء میں عارضی طور پر ترقی دے کر ڈی - پی - آئی بنایا گیا - اسی زمانہ میں آپ کو ۳۷ء میں خان صاحب اور ۱۹۴۲ء میں خان بہادر کے خطابات یکے بعد دیگرے عطا کئے گئے -

آپ اسلامک ریلیجنس ہسٹری اور لٹریچر کے ایک ممتاز عالم تھے - لیکن آپ متعصب نہ تھے آپ کا تعلق جماعت احمدیہ سے تھا -

سٹیٹ میں سکاؤٹ تحریک کے رہنما تھے اور اپنی وفات تک آسام برانچ آف سکاؤٹس اینڈ گائیڈز کے وائس پریذیڈنٹ رہے - (باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

جماعت احمدیہ کلکتہ کا تربیتی اجلاس

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ

مورخہ ۹ راگست کو نانا مغربی افریقہ کے دو طالبعلم جو ربوہ میں عرصہ آٹھ سال سے جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں ہندوستان کے خاص خاص شہروں کی سیر کرتے ہوئے کلکتہ پہنچے ان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ ۱۴ اراگست بروز اتوار صبح ۹½ بجے لوکل انجمن احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ قرآن مجید کے درس کے بعد محترم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ کی زیر صدارت محترم نیر احمد صاحب بانی نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ عزیزم ریحان احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی بعدہٗ محترم صدرِ جلسہ نے معزز مہمانوں کا تمام جماعت سے تعارف کرایا۔ اور ساتھ ہی نانا مغربی افریقہ کا سیاسی و جغرافیائی لحاظ سے تعارف کرایا۔

بعدہٗ سب سے پہلی تقریر مکرم محمد بن صالح صاحب نے کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "افریقہ میں اسلام کا روشن مستقبل" آپ نے اپنی تقریر ان الفاظ کے ساتھ شروع کی کہ ہر قوم نے ترقی و شان و شوکت کا زمانہ دیکھا ہے لیکن افریقہ ہمیشہ تاریک براعظم رہا ہے۔ اور یہ ضروری بات ہے کہ افریقن لوگ دنیا میں ہر لحاظ سے ترقی کریں گے لیکن افریقہ کی ترقی یا یوں کہنا چاہیئے کہ افریقہ کا روشن مستقبل اسلام کے روشن مستقبل کے ساتھ منسلک ہے۔

آپ نے بتایا کہ اسلام سے قبل وہاں کے لوگ عام طور پر بت پرست تھے اس لئے عیسائیت کے عقائد اور اسلام سے قبل کے عقائد میں کوئی خاص فرق نہیں۔ افریقی لوگوں نے پہلے اس بت پرستی کو چھوڑا اور عیسائیت کو قبول کیا اب عیسائیت کو چھوڑ کر ایسے مذہب کو وہ تلاش کر رہے ہیں جو زندہ خدا کا ثبوت پیش کرے۔ پھر علمی ترقی کی وجہ سے بھی لوگ عیسائیت سے بیزار ہو رہے ہیں اور پھر جیسے جیسے ان کو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ عیسائیوں نے ہم پر کیسے کیسے ظلم کئے۔ تو اس وجہ سے بھی عیسائیت سے لوگ متنفر ہو رہے ہیں تاہم مجموعی طور پر عیسائیت کے مقابل پر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور جب احمدیت کے ذریعہ سے وہ لوگ اسلام کا حسین چہرہ دیکھتے ہیں تو تیزی کے ساتھ احمدیت کو قبول کرتے ہیں خلاصہ کلام یہ کہ افریقہ کا روشن مستقبل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے روشن مستقبل کے ساتھ وابستہ ہے جو انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔

دوسری تقریر مکرم ابراہیم بن یعقوب نے کی ان کا موضوع تھا افریقہ کے حالات احمدیت کی روشنی میں موصوف نے سب سے پہلے اپنے سفر کے مختصر حالات بتاتے ہوئے کہا کہ احمدیت کی برکت اور حضرت مسیح موعودؑ کی برکت سے ہم جہاں جہاں گئے۔ اور احمدیوں سے ملاقات کی ہر جگہ احمدیوں کے اخلاص اور محبت و اخوت نے ہمیں یہ بھلا دیا کہ ہم سفر میں ہیں آپ نے بتایا کہ افریقہ میں سب سے پہلے مبلغ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ تھے جنہوں نے عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ ایک بہت بڑے صوفی منش آدمی افریقن نے خواب دیکھا جس کے کافی پیرو کار بھی تھے کہ گندمی رنگ کے آدمی کی امامت میں وہ نمازیں پڑھ رہے ہیں ان کے ساتھ ایک دوسرا آدمی ہے جو کتابیں دے رہا ہے اور اعلان کر رہا ہے کہ امام مہدی آگیا۔ اس شخص نے کئی بار یہ خواب دیکھا اور بہت سے لوگوں کو بتایا آخر اس کو معلوم ہوا کہ ہندوستان میں مسیح آگیا ہے چنانچہ خط و کتابت کی گئی اور آخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مولانا نیرؓ صاحب کو بھجوایا۔ مقرر موصوف نے افریقہ میں تبلیغ کرنے کا طریق بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں بلند آواز سے ہم لوگ تبلیغ کرتے ہیں۔ ان ممالک کی طرح وہاں کے لوگ مذہبی معاملہ میں لڑائی جھگڑا کرنا پسند نہیں کرتے اور خود حکومت اس بات کی سخت خلاف ہے ہر طرح مذہبی آزادی ہے لیکن لڑائی جھگڑا کی اجازت نہیں ہمارے مبلغین اخبارات میں مضامین لکھتے ہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی جماعتی پروگرام اور اعلانات اور تقاریر کو نشر کیا جاتا ہے۔ سالانہ جلسے ہوتے ہیں۔ سال میں کئی بار ویگنوں میں سوار ہو کر اپنے مقررہ علاقوں میں چلے جاتے ہیں اور جگہ جگہ کیمپس لگا کر تبلیغ کرتے ہیں۔ اور لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ ؟؟

ناصرات الاحمدیہ مدراس کا سالانہ اجتماع

ناصرات الاحمدیہ مدراس کا سالانہ اجتماع مکرم کمال الدین صاحب مرحوم کے مکان پر مورخہ ۷ راگست کو منعقد ہوا جس کی صدارت خاکسارہ نے کی۔ تلاوتِ قرآن مجید معیار سوم کی بچی عزیزہ درثمین نے سورہ فاتحہ ترجمہ کے ساتھ خوش الحانی سے پڑھ کے سنائی بعد اس کے تین بچیوں نے کلام محمود سے

میری رات دن بس یہی اک صدا ہے

پڑھ کر سنائی۔ عزیزہ وحیدہ بیگم عزیزہ مبارکہ بیگم و عزیزہ شیریں نے نعت پڑھ کر سنائی۔ عزیزہ درثمین نے حدیث ترجمہ سے سنائی۔ اور پھر گروپ سوم کا تقریری مقابلہ ہوا۔

مقابلہ گروپ سوم جس میں پہلے عزیزہ راکھی نے تامل زبان میں "اسلام سچا مذہب ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ رشیدہ بیگم نے انگریزی میں تقریر کی جس کا عنوان تھا "صداقت مسیح موعود"۔ نعیمہ قمر نے انگریزی میں تقریر کی عنوان تھا "اسلام کی پیاری تعلیم" عزیزہ حسینہ بیگم نے تامل میں تقریر کی عنوان تھا "قرآن مجید کی برکت" اور اس کے بعد معیار سوم کی تمام بچیوں نے اپنے ہاتھ میں جھنڈا لے کر ترانہ پڑھ کر سنایا۔

مقابلہ گروپ دوم وحیدہ عمر نے اردو میں تقریر کی جس کا عنوان تھا "نماز کی برکت"۔ رشیدہ عمر نے انگریزی میں "صداقت مسیح موعودؑ" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ شیریں نے انگریزی میں "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے سلوک" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ مبارکہ بیگم نے "اسلام ایک سیدھا سادہ مذہب ہے" کے عنوان پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ عزیزہ وحیدہ کمال الدین نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے حسنِ اخلاق" پر تقریر کی۔ عزیزہ نامرہ بیگم عزیزہ طاہرہ بیگم نے تامل میں سوال وجواب کئے۔

مقابلہ معیار اوّل عزیزہ حمیدہ بیگم نے اردو میں تقریر کی جس کا عنوان تھا "نماز کی اہمیت" عزیزہ فریدہ نے "قرآن کی فضیلت" پر تامل میں تقریر کی اس کے بعد گروپ اوّل کی پانچ بچیوں نے یعنی عزیزہ صادقہ بیگم۔ عزیزہ زبیدہ بیگم۔ عزیزہ رشیدہ بیگم۔ عزیزہ شکیلہ پروین عزیزہ مریم صدیقہ نے اردو میں سوال وجواب کئے۔ عزیزہ سکینہ بیگم نے اردو میں تقریر کی جس کا عنوان تھا ترک رسومات عزیزہ زبیدہ بیگم نے ناصرات کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ شکیلہ پروین۔ عزیزہ فریدہ بیگم۔ عزیزہ رشیدہ بیگم نے درثمین سے "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ آخر میں خاکسارہ نے لجنہ اور ناصرات کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عزیز بچیوں کی ہمت افزائی کی بعد میں مکرم نوجوان صاحب نے لجنہ اور ناصرات کی ہمت افزائی کرتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ نے بچیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا لجنہ اور ناصرات کو مبارکباد دی۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا بچیوں میں فرسٹ۔ سیکنڈ اور تھرڈ آنے والیوں کو انعامات دیئے گئے اور باقی تمام بچیوں کو بھی انعامات تقسیم کئے گئے دو غیر احمدی عورتیں بھی آئی تھیں جو اچھا اثر لے کر گئیں

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں میں زیادہ سے زیادہ شوق اور زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق دے آمین۔ خاکسارہ عزیزہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مدراس

درخواست دعا: میرا چھوٹا لڑکا محمد منور احمد کئی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچے کو شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین خاکسار محمد لطیف الرحمٰن احمدی حیدر آباد

[بقیہ] مختلف ذرائع کے علاوہ اسکول اور ہسپتالوں کے ذریعہ تبلیغ ہوتی ہے۔ ان لوگوں پر یہ اثر ہے کہ ان کے اسکولوں میں تعلیم بہت اچھی ہے اور ہسپتالوں میں صرف دوا ہی نہیں ملتی بلکہ ان کی دعا بھی قبول ہوتی ہے

آخر میں خاکسار نے ہر دو معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مختصر الفاظ میں افریقن لوگوں کے جذبۂ ایثار اور قربانی کو پیش کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاثرات بیان کئے جو حضور نے دورہ افریقہ کے بعد احباب جماعت کے سامنے رکھے۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

مجددین کی بعثت اور امام مہدی کا ظہور ۔ بقیہ اداریہ صفحہ ۲

مجددین کی آخری صدی میں جب امام مہدی و مسیح موعود تشریف لے آئیں گے ۔ تو وہی اس وقت امتِ محمدیہ کی تجدید کے لئے مجدد بھی ہوں گے اور امام مہدی کے بعد کوئی مجدد باقی نہ ہوگا ۔ (اس لئے کہ خلافت کا سلسلہ جاری ہو جائے گا ۔)

الغرض اس وقت جبکہ چودھویں صدی سے صرف سوا دو سال باقی رہ گئے ہیں یہ صورتِ حال اُن برادرانِ اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ کا رنگ رکھتی ہے جو ابھی تک پندرھویں صدی کے مجدد کا انتظار کر رہے ہیں اسی کے ساتھ اُن دوستوں کی غلط فہمی بھی دور ہو جانی چاہئیے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ پندرھویں صدی ہجری میں (جو سوا دو سال بعد شروع ہو جانے والی ہے) کوئی علیحدہ مجدد آنے والا ہے ۔ جیسا کہ اوپر پوری وضاحت ہو چکی ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا اجراء ہو چکا ۔ اب خلافت کے وسیع تر روحانی انتظام کی موجودگی میں کسی علیحدہ مجدد کی بعثت کا سوال ہی نہ رہا ۔ اب تجدیدِ دین کا کام ملکی قانونی حدود سے نکل کر عالمگیر سطح پر امام مہدی اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ بطریقِ احسن انجام پاتا رہے گا اس لئے مبارک ہے وہ جسے پہلے تو امام مہدی کی شناخت کی توفیق ملی اور پھر اس نے امام مہدی کے ذریعہ قائم ہونے والے نظامِ خلافت کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر لیا ۔۔۔!! یقین جانئے فی زمانہ مسلمانوں کی جماعتی زندگی کی روحِ رواں خلافتِ حقہ احمدیہ ہی ہے اور الامام جنۃ یقاتل من ورائہ کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں کی خلافتِ حقہ سے وابستگی بہرحال ضروری ہے ۔۔۔!! فافھم ولا تکن من الغافلین ؛

مرکزی مساجد میں معتکفین

امسال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں قادیان میں مندرجہ ذیل احباب کرام، درویشانِ کرام و خواتین حضرات مرکزی مساجد میں سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ۔ خدا تعالیٰ ان کا اعتکاف قبول فرمائے اور مقبول دعائیں کرنے کی سعادت نصیب کرے آمین ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

معتکفین مسجد مبارک

۱۔ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب ۔ امیر المعتکفین
۲۔ " مولوی بشیر احمد صاحب خادم ۔ نائب امیر
۳۔ " ڈاکٹر عبد الصمد صاحب چوہدری
۴۔ " عبد الرحیم صاحب دیانت
۵۔ " سید بدر الدین احمد صاحب
۶۔ " مشرف خان صاحب
۷۔ " محمد یوسف صاحب زیردی
۸۔ " چوہدری سعید احمد صاحب
۹۔ " عبد الرشید صاحب نیاز درویش

معتکفین مسجد اقصیٰ

۱۔ مکرم محمد شریف صاحب گجراتی ۔ امیر المعتکفین
۲۔ " فضل الرحمٰن صاحب درویش ۔ نائب " "
۳۔ " حافظ اللہ دین صاحب درویش
۴۔ " الحاج عبد القیوم صاحب آف لکھنؤ
۵۔ " حافظ اسلام الدین صاحب
۶۔ " غلام قادر صاحب درویش
۷۔ " محمد یعقوب صاحب جاوید
۸۔ " رشید احمد صاحب اختر
۹۔ " عبد الوقار خان صاحب سیتاپوری
۱۰۔ " سلطان احمد صاحب
۱۱۔ " عبد العزیز صاحب اختر
۱۲۔ " منظور احمد صاحب بی اے

معتکفات مسجد اقصیٰ

۱۳۔ مکرمہ عصمت بیگم صاحبہ — بنت مکرم غلام حسین صاحب درویش
۱۴۔ " امۃ العلیم صاحبہ — " " مستری محمد حسین صاحب "
۱۵۔ " حلیمہ بیگم صاحبہ — اہلیہ " چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش
۱۶۔ " امۃ الرحمٰن صاحبہ — " " چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش
۱۷۔ " زہرہ بیگم صاحبہ — " " فضل الٰہی خان صاحب "
۱۸۔ " امۃ القیوم صاحبہ — " " چوہدری عبد القدیر صاحب "
۱۹۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ — اہلیہ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر
۲۰۔ " بشیر بیگم صاحبہ — " " چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ
۲۱۔ " مسعودہ بیگم صاحبہ — " " ڈاکٹر عبد الصمد صاحب چوہدری
۲۲۔ مکرمہ امۃ اللہ رکمی صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب دوگر ۲۳۔ مکرمہ نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب تیماپوری

مولوی عطاء الرحمٰن صاحب کا ذکرِ خیر ۔ صفحہ ۴ سے آگے

آپ نے آسامی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جس میں سے ۲۷ پاروں کا قبل ازیں ترجمہ شائع ہو چکا ہے ۔ اور بقیہ تین پارے آپ کی وفات کے بعد شائع ہونے کی توقع ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید کا ترجمہ عظیم کارنامہ ہے اور آسامی لٹریچر میں بڑی اہمیت کا حامل رہے گا ۔

آپ اپنی زندگی کے آخری سانس تک فعال وجود تھے ۔ شیلانگ اور دوسرے علاقوں کے تمام طبقات کے لوگوں کے آپ محبوب تھے ۔ اب آپ ہم میں موجود نہیں ہیں آپ نے ۲۷ر اگست ۱۹۷۷ء کو شیلانگ میں وفات پائی ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے آمین ۔

ہفتہ تحریک جدید (۲۰ تا ۲۶ ستمبر)

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ر اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے ۔ لہٰذا ہفتہ تحریک جدید منانے کے لئے مورخہ ۲۰ تا ۲۶ ستمبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں ۔ اس ہفتہ میں ضروری ہے کہ :۔۔۔

(۱) احباب اس اختتام پذیر ہونے والے سال کی قابلِ ادا رقم پوری ادا کریں ۔
(۲) اس سے پہلے کے بقایا دار بقایا بھی ادا کریں ۔
(۳) جو احباب اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ان کو بھی شامل کیا جائے ۔
(۴) تمام افراد جماعت سے نئے سال نئے سال کا وعدہ چندہ تحریک جدید لیا جائے ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686. P.P
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۲۹/۲

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار موٹر سائیکل سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS 600004
PHONE NO 75360

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے شمالی ہند

جملہ جماعتہائے احمدیہ شمالی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۰/۹ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات ووصولی چندہ جات لازمی ودیگر کے سلسلہ میں دورہ فرمارہے ہیں۔ ساتھ کے ساتھ بجٹ برائے سال ۷۹-۱۹۷۸ء کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ شمالی ہند ومبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے جملہ امور میں کما حقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰ ۹/۷۷	کیندرہ پاڑہ	۴ ۱۱/۷۷	۱	۵ ۱۱/۷۷
کلکتہ	۲۲ ۹/۷۷	۷	۲۹	پودوار	۵	۱	۶
ڈائمنڈ ہاربر	۲۹	۱	۳۰	گنڈچہ پاڑا	۶	۱	۷
کبیرا	۳۰	۱	۱ ۱۰/۷۷	کرڈا بیلی	۷	۱	۸
بریشہ	۱ ۱۰/۷۷	۱	۲ ۱۰/۷۷	[illegible]	۸	۱	۹
ہوگلہ	۲ ۱۰/۷۷	۱	۳	کوٹپلہ	۹	۱	۱۰
بھرت پور ابراہیم پور	۴	۱	۵	بھدرک	۱۱	۱	۱۲
کیتھا۔ سندر پور / تابگرام۔ رائے پور	۵	۲	۷	سورو	۱۲	۱	۱۳
کلکتہ	۷	۱	۸	کلکتہ	۱۴	۲	۱۶
کھڑک پور	۸	۱	۹	گیا	۱۷	۱	۱۸
موتی بنی مائینز بھوبنیشور	۱۰	۴	۱۴	مونگھیر	۱۹	۱	۲۰
جمشید پور	۱۴	۲	۱۶	بیکوڑ	۲۰	۱	۲۱
چائے باسہ	۱۶	۱	۱۷	بھاگلپور برہپورہ	۲۱	۳	۲۴
رورکیلہ	۱۸	۲	۲۰	خانپور ملکی	۲۴	۲	۲۶
جھارسوگڑہ	۲۰	۱	۲۱	بلاری	۲۶	۱	۲۷
لبخہ پردہ	۲۲	۱	۲۳	بھاگلپور	۲۷	۱	۲۸
کٹک	۲۴	۲	۲۶	مظفر پور	۲۹	۱	۳۰
سرونیا گاؤں	۲۶	۱	۲۷	بھتوی	۳۰	۱	۱ ۱۲/۷۷
بھوبنیشور	۲۷	۱	۲۸	بھرتپور سیدان	۲ ۱۲/۷۷	۱	۳
خوردہ کیرنگ	۲۸	۴	۱ ۱۱/۷۷	پٹنہ	۴	۱	۵
زنگاؤں	۱ ۱۱/۷۷	۱	۲	اردل	۵	۱	۶
مانکا گوڈہ نیاگڑہ	۲	۱	۳	آرہ	۶	۱	۷
سونگڑہ	۳	۱	۴	پٹنہ	۷	۱	۸
				قادیان	۹ ۱۲/۷۷	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم فاضل انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ یوپی وراجستھان

جملہ جماعتہائے احمدیہ یوپی وراجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۲۰/۹/۷۷ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق معائنہ حسابات ووصولی چندہ جات لازمی ودیگر اور تشخیص بجٹ ۷۹-۱۹۷۸ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے جملہ عہدیداران ومبلغین کرام سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰ ۹/۷۷	ننگل گھنو (براستہ جالندھر)	۲۲ ۱۰/۷۷	۱	۲۳ ۱۰/۷۷
بہارپور بھوپورہ۔ رڑکی	۲۱ ۹/۷۷	۲	۲۳ ۹/۷۷	مین پوری علی پور کھیڑہ	۲۴	۲	۲۶
انبیٹہ	۲۴	۱	۲۵	صالح نگر براستہ آگرہ	۲۶	۱	۲۷
میرٹھ۔ انچولی	۲۵	۲	۲۷	سانڈھن	۲۷	۱	۲۸
دہلی	۲۷	۱	۲۸	جے پور [illegible]	۲۹	۲	۳۱
امروہہ	۲۸	۲	۳۰	اودے پور	۱ ۱۱/۷۷	۱	۲ ۱۱/۷۷
سردار نگر	۱ ۱۰/۷۷	۱	۲ ۱۰/۷۷	کاٹھادر براستہ کوٹہ	۲	۱	۳
بریلی	۳	۱	۴	قادیان	۵ ۱۱/۷۷	-	-
شاہجہانپور کٹیا لودھی پور	۴	۳	۷				
لکھنؤ ومضافات	۸	۱	۹				
گونڈہ	۹	۱	۱۰				
فیض آباد	۱۰	۱	۱۱				
بنارس۔ بدوہی	۱۱	۲	۱۳				
فتح پور۔ بھوہ [illegible]	۱۳	۲	۱۵				
کانپور	۱۵	۲	۱۷				
بدایوں۔ [illegible]	۱۸	۲	۲۰				
[illegible] چرگاؤں	۲۰	۱	۲۱				

پروگرام دورہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال آمد

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند

جملہ جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۰/۹ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات ووصولی چندہ جات لازمی ودیگر کے سلسلہ میں دورہ فرمارہے ہیں ساتھ کے ساتھ تشخیص بجٹ برائے سال ۷۹-۱۹۷۸ء کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے جملہ امور میں کما حقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰ ۹/۷۷	بنگلور	۳۱ ۱۰/۷۷	۳	۳ ۱۱/۷۷
بمبئی	۲۲ ۹/۷۷	۴	۲۶	مرکرہ	۴ ۱۱/۷۷	۲	۶
عثمان آباد	۲۷	۱	۲۸	منگلور موگرال	۷	۲	۹
حیدرآباد	۲۹	۷	۶ ۱۰/۷۷	پینگاڈی	۹	۲	۱۱
سکندرآباد	۶ ۱۰/۷۷	۲	۸	کینانور کڈلائی	۱۱	۳	۱۴
چندہ پور کاماریڈی	۸	۱	۹	کوڈالی	۱۴	۱	۱۵
شادنگر	۹	۱	۱۰	کالیکٹ	۱۵	۳	۱۸
محبوب نگر	۱۰	۱	۱۱	کوڈیا تھور	۱۸	۱	۱۹
چنتہ کنٹہ	۱۱	۲	۱۳	[illegible] (براستہ کالیکٹ)	۱۹	۱	۲۰
وڈمان	۱۲	۲	۱۴	[illegible]	۲۰	۱	۲۱
ادنکور	۱۴	۱	۱۵	منارگھاٹ	۲۱	۱	۲۲
یادگیر	۱۵	۴	۱۹	الانور	۲۲	۱	۲۳
تیما پور خوراپور	۱۹	۲	۲۱	موریاکنی	۲۳	۱	۲۴
ڈیودرگ	۲۱	۱	۲۲	کرونا گاپلی	۲۴	۳	۲۷
بلاری	۲۲	۱	۲۳	آنڑاپورم	۲۷	۱	۲۸
ہبلی	۲۴	۱	۲۵	کوٹار	۲۹	۱	۳۰
ڈنڈا	۲۵	۱	۲۶	ساتان کولم	۳۰	۱	۱ ۱۲/۷۷
مورب براستہ ہبلی	۲۶	۱	۲۷	میلاپالیم	۱ ۱۲/۷۷	۲	۳
ساگر	۲۷	۱	۲۸	مدراس	۴	۴	۸
شیموگہ	۲۸	۲	۳۰	اٹارسی	۱۰	۲	۱۲
				قادیان	۱۴ ۱۲/۷۷	-	-